سوال

(207) عورت ومرد کے درمیان نماز کے قواعد میں کوئی فرق ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت ومرد کے درمیان نماز کے قواعد میں کوئی فرق ہے یا نہیں ؟ مفصل بیان کیا جائے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فقہائے حنفیہ مرد اور عورت کے درمیان نماز اور متعلقات نماز کے پچیس سے زائد حکموں میں فرق ذکر کرتے ہیں ۔ لیکن خاص نماز کے افعال اور اس کے ادا کرنے کی ہیئت اور کیفیت میں مندرجہ ذیل فرق لکھتے ہیں :

(1) جہری نمازوں میں عورت کے لیے جہر سے قرات کرنا غیر مستحب ہے ۔بخلاف مرد کے ۔

(2) مرد نماز شروع کرنے کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور عورت کندھوں تک ۔ دلیل میں یہ حدیث پش کرتے ہیں ۔ آنحضرت ﷺ نے وائل بن حجر سے فرمایا : '' إذا صلیت فاجعل حذاء أذنیک ، والمرأة تجعل حذاء یدیہا ،، (طبرانی کبیر) (مجمع الزوائد 2 101) یہ حدیث ضعیف وناقابل اعتبار ہے ۔ صاحب '' جامع ازہر ،، اس حدیث کی بابت فرماتے ہیں : ' أخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن وائل بن حجر من طریق میمونة بنت حجر بن عبد الجبار عن عمتہام ام ایحی بنت عبد الجبار ولم تعرفہا ، وبقیة رجالہ ثقات ،، انتہی اورچوں کہ رفع یدین کی حد میں فرق کرنے کی حدیث ضعیف وناقابل استدلال ہے اس لیے علامہ شوکانی فرماتے ہیں : ''لم یرومایدل علی الفرق بین الرجل والمرأة فی مقدار الرفع ، وروی عن الحنفیة أن الرجل یرفع إلی الأذنین والمرأة إلی المنکبین ، لأنہ أستر لہا ، ولا دلیل علی ذلک ،، (نیل الاوطار 2/73).

(3) مرد دونوں ہاتھ ناف سے نیچے باندھے اور عورت سینہ پر یا اس سے نیچے لیکن ناف سے اوپر کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے ۔

جن ضعیف ، غیر صحیح ، غیر ثابت حدیثوں میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے تھے ان کو مردوں پر محمول کر دیا اور جن صحیح ، ثابت ، محفوظ حدیثوں سے آنحضرت ﷺ کا سینہ پر ہاتھ باندھنا ثابت ہے ان کو عورتوں کے حق میں مخصوص کر دیا ہے اس لیے کہ مراعاة الستر أولی من مراعاة السنة فیا للعجب ۔

(4) عورت رکوع میں تھوڑا اور کم جھکے (بلا دلیل) بخلاف مرد کے کہ وہ پورے طور پر جھکے اس طرح سے کہ پٹھ بالکل سیدھی رہے اور سر پشت سے جھکا ہوا نہ ہو ، نہ اونچا ہو ، بلکہ سر اور پٹھ دونوں ہموار ہوں ۔

(5) مرد رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا کر اور ایک دوسرے سے الگ رکھ کر گھٹنوں سے ٹیکے اور عورت انگلیوں کو ملی ہوئی رکھے، مرد کی طرح جدا اور الگ نہ رکھے۔

(6) عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں (ذراع) تک سجدہ میں زمین پر بچھا دے (بلا دلیل ؟) بخلاف مرد کے کہ وہ زمین سے الگ اور اونچا رکھے۔

(7) عورت سجدہ میں دونوں بغلوں کو کشادہ نہ ہونے دے یعنی: دونوں بازوں اور کہنیوں کو پہلو سے ملائے رکھے (بلا دلیل ؟) بخلاف مرد کے۔

(8) عورت سجدہ میں پیٹ کو دونوں رانوں پر رکھ دے یعنی: اس کا سجدہ بالکل

پست ران سے جدا نہ رکھے بخلاف مرد کے، دلیل میں یہ دو حدیث ذکر کرتے ہیں:

(1) روی أبوداوَدفی مراسیلة: ''أن رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال: إذا سجدتما فضما بعض اللحم الأرض، فإن المرأة لیست فی ذلک کالرجل،، یہ حدیث مرسل ہے اور حدیث مرسل حجت اور دلیل نہیں بن سکتی۔

(2) إذا سجدت المرأة الصقت بطنها بفخذها کأن استر مایکون لها،، أخرجه البیهقی (السنن الکبری 2/222) وابن عدی فی الکامل عن ابن عمر مرفوعا۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے

(9) دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدہ اولی وثانیہ میں عورت تورک کرے یعنی: دائیں جانب دونوں پاؤں نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے بخلاف مرد کے کہ وہ ان تینوں جگھوں میں دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر

اس پر بیٹھے۔ جن صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف قعدہ اخیر میں سلام سے متصل قعدہ میں تورک (دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں نکال کر دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا (بخاری) (کتاب الاذان باب سنۃ الجلوس فی التشھد 1 201) یا دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ (ابوداؤد (کتاب الصلاۃ باب من ذکر التورک فی الرابعۃ (965)1 490) کرتے تھے، ان حدیثوں کو مندرجہ ذیل آثار کی وجہ سے عورتوں کے حقت میں کردیا گیا: عن نافع عن ابن عمر، أنه کیف کان النساء یصلین علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ قال: کن یتربعن ثم أمرن أن تحتقرن،، (مسند ابوحنیفہ)، قال القاری: ''أی یضممن من اعضاءهن بأن یتورکن،، انتهی،'' وعن نافع أن صفیة کانت تصلی وهی متربعة ن وعن نافع قال: کن نساء ابن عمر یتربعن فی الصلوة،، (مصنف ابن ابی شیبة) معلوم ہوا کہ عورت اور مرد کے بیٹھنے کی ہیئت میں فرق ہے لیکن صحیح بخاری (کتاب الاذان باب سنۃ الجلوس فی التشھد 1 202) میں ہے: ''کانت ام الدرداء تجلس فی صلوتها جلسة الرجل وکانت فقیهة،، یعنی،، حضرت ام الدرداء کبرے صحابیہ یا صغریٰ تابعیہ مردوں کی طرح (قعدہ اولیٰ میں افتراش اور قعدہ اخیرہ میں تورک) قعدہ کیا کرتی تھیں،، معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک عورت اور مرد کے درمیان نماز کے اندر بیٹھنے کی کیفیت میں فرق نہیں ہے۔ ان کے علاوہ علمائے حنفیہ اور فرق بھی ذکر کرتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان نماز کے احکام میں اوپر ذکر کیے ہوئے فروق کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتے۔ فقط۔

(محدث دہلی ج: 8 ش: 12 ربیع الآخر 1359ھ جون 1040ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

محدث فتویٰ